www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

مقالات (غازی عزیز)

حدیث چلّہ کشی محدثین کی نظر میں

اکثر صوفیاء اور خانقاہیت کے مبلغین تطہیرِ قلوب، تزکیۂ نفس، قربِ الٰہی، معرفتِ حق، اخلاص فی العبادت اور حکمت علی اللسان کے حصول کے لیے "چلّہ کشی" پر بہت زور دیتے ہیں۔ چنانچہ مولانا محمد زکریا کاندھلوی صاحب مرحوم (سابق شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور، یوپی۔ بھارت) چلّہ کشی کے اثبات اور اس کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

"...... اور چالیس دن کی خصوصیت بظاہر اس وجہ سے ہے کہ حالات کے تغیر میں چالیس دن کو خاص دخل ہے، چنانچہ آدمی کی پیدائش کی ترتیب جس حدیث میں آئی ہے اس میں بھی چالیس دن تک نطفہ رہنا پھر گوشت کا ٹکڑا چالیس دن تک اسی طرح چالیس چالیس دن میں اس کا تغیر ذکر فرمایا ہے۔ اسی وجہ سے صوفیاء کے یہاں چلّہ بھی خاص اہمیت رکھتا ہے۔" [1]

جب "چلّہ کشی" کے حامی اور مبلغ علماء سے اس کی شرعی دلیل طلب کی جاتی ہے تو مندرجہ ذیل حدیث بطورِ سند انتہائی زور و شور کے ساتھ پیش کی جاتی ہے:

"مَنْ أَخْلَصَ لِلّٰہِ أَرْبَعِیْنَ یَوْمًا ظَھَرَتْ یَنَابِیْعُ الْحِکْمَۃِ عَلٰی لِسَانِہٖ"

"جس نے اللہ کے لیے چالیس روز تک خلوص اختیار کیا تو (اللہ کی جانب سے) اس کی زبان پر حکمت کی باتیں ظاہر ہونے لگتی ہیں۔"

[1] تبلیغی نصاب (فضائل نماز، باب دوم) مصنفہ مولانا محمد زکریا کاندھلوی مرحوم صفحہ ۳۸۸ طبع کتبہ امدادیہ ملتان

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

یہ حدیث متعدد طرق سے وارد ہوئی ہے، بعض روایات میں الفاظ کا تھوڑا ردّو بدل بھی پایا جاتا ہے۔ اس حدیث کو ابو نعیمؒ نے "حلیۃ الأولیاء"[۲] میں، ابو حامد الغزالیؒ نے "إحیاء علوم الدین"[۳] میں، جلال الدین عبدالرحمٰن السیوطی (م ۹۱۱ھ) نے "الدرر المنتثرۃ فی الاحادیث المشتہرۃ"[۴]، "اللآلی المصنوعۃ فی الأحادیث الموضوعۃ"[۵] اور "الجامع الصغیر"[۶] میں، حسین المروزی نے "زوائد الزھد"[۷] میں، امام احمد بن حنبلؒ نے "الزھد" میں، ابن ابی شیبہؒ نے "مصنف" میں، ہنّاد بن السریؒ نے "الزھد" میں، ابن ابی الدنیا نے "کتاب ذم الدنیا" میں، دارمیؒ[۸] و ابن عدیؒ اور دیلمیؒ وغیرہ نے مرفوعاً و مرسلاً ہر دو طرح روایت کیا ہے۔ نیز علامہ منذریؒ نے "الترغیب والترھیب"[۹] میں، قضاعیؒ نے "مسند الشھاب"[۱۰] میں، علامہ عبدالرؤف المناویؒ نے "فیض القدیر"[۱۱] میں، علامہ خزرجی نے "خلاصۃ تذھیب الکمال فی أسماء الرجال"[۱۲] میں نور الدین سمہودیؒ (م ۹۱۱ھ) نے الغماز علی اللمّاز فی الموضوعات المشہورات[۱۳] میں حافظ تقی الدین احمد بن عبدالحلیم بن تیمیہؒ نے "أحادیث القصاص"[۱۴] میں، علامہ بدر الدین محمد بن عبداللہ الزرکشیؒ (م ۷۹۴ھ) نے اللآلی المنثورۃ فی الأحادیث المشہورۃ[۱۵] میں، عبدالرحمٰن بن علی بن محمد عمر الشیبانی الشافعی الاثریؒ (م ۹۴۴ھ) نے "تمییز الطیب

---

۲ حلیۃ الأولیاء لابی نعیم ج ۵، ص ۱۸۹ ۳ احیاء علوم الدین للغزالیؒ ج ۴، ص ۳۶۵
۴ الدرر المنتثرۃ للسیوطیؒ ص ۳۲۴ طبع جامعہ ریاض ۱۹۸۳ء۔ ۵ اللآلی المصنوعۃ للسیوطیؒ ج ۲ ص ۳۲۸ تا ۳۲۹ طبع دار المعرفۃ بیروت ۱۹۷۵ء۔ ۶ الجامع الصغیر للسیوطیؒ ص ۸۳۶۱
۷ زوائد الزھد للمروزیؒ ج ۱ ص ۲۰۲ ۸ دارمی ج ۱، ص ۳۵۹
۹ الترغیب والترھیب للمنذریؒ ج ۱ ص ۵۶۔ ۱۰ مسند الشھاب للقضاعیؒ ج ۱ ص ۳۰۔ ۱۱ فیض القدیر للمناویؒ ج ۶ ص ۲۳، طبع مصطفیٰ محمد بمصر ۱۹۳۸ء
۱۲ خلاصۃ تذھیب الکمال للخزرجیؒ ص ۸۲ ۱۳ الغماز علی اللمّاز للسمہودیؒ ص ۲۰۷، طبع دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۹۸۶ء ۱۴ احادیث القصاص لابن تیمیہؒ ص ۷۲-۷۳ طبع المکتب الاسلامی بیروت ۱۹۸۵ء ۱۵ اللآلی المنثورۃ للزرکشی ص ۱۳۷ طبع دار الکتب العلمیۃ بیروت ...

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

من الخبیث فیما یدور علی ألسنة الناس من الحدیث[16] " میں، نورالدین علی بن محمد بن سلطان المشہور بالملا علی القاری (م ۱۰۱۴ھ) نے "الاسرار المرفوعة فی الاخبار الموضوعة المعروف بالموضوعات الکبری[17]" میں، ابو عبداللہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبیؒ (م ۷۴۸ھ) نے "میزان الاعتدال فی نقد الرجال[18]" میں، محمد درویش حوت البیروتیؒ نے "أسنی المطالب فی الأحادیث المختلفة المراتب[19]" میں، محمد بن علی الشوکانیؒ (م ۱۲۵۰ھ) نے "الفوائد المجموعة فی الاحادیث الموضوعة[20]" میں، اسماعیل بن محمد العجلونی الجراحیؒ (م ۱۱۶۲ھ) نے "کشف الخفاء ومزیل الالباس عما اشتہر من الاحادیث علی ألسنة الناس[21]" میں، شمس الدین ابی الخیر محمد بن عبدالرحمن السخاویؒ (م ۹۰۲ھ) نے "المقاصد الحسنة فی بیان کثیر من الاحادیث المشتہرة علی الألسنة[22]" میں، ابوالحسن علی بن محمد بن عراق الکنانیؒ (م ۹۶۳ھ) نے "تنزیہ الشریعة المرفوعة عن الاخبار الشنیعة الموضوعة[23]" میں، عبدالرحمن بن علی بن الجوزی التیمی القرشیؒ (م ۵۹۷ھ) نے "الموضوعات[24]" میں، صنعانیؒ نے "الأحادیث الموضوعات[25]" میں، حافظ عراقیؒ نے "تخریج الاحیاء" میں اور علامہ شیخ محمد ناصر الدین الالبانی حفظہ اللہ نے "سلسلة الأحادیث الضعیفة والموضوعة" میں اس کو وارد کیا ہے۔

ذیل میں اس روایت کے جملہ طرق اور اُن کا علمی جائزہ پیش کیا جاتا ہے:

---

[16] تمییز الطیب للشیبانیؒ ص ۱۲۷ طبع دار الکتب العلمیة بیروت ۱۹۸۱ء

[17] الاسرار المرفوعة للقاریؒ ص ۲۱۷-۲۱۸ - طبع دار الکتب العلمیة بیروت ۱۹۸۵ء

[18] میزان الاعتدال للذہبیؒ ج ۲ ص ۲۶۵ طبع دار الکتب العلمیة بیروت۔

[19] أسنی المطالب للحوت بیروتیؒ ص ۲۸۰ طبع دار الکتاب العربی بیروت ۱۹۸۳ء

[20] الفوائد المجموعة للشوکانیؒ ص ۲۴۳ طبع مطبعة السنة المحمدیہ مصر ۱۹۶۸ء

[21] کشف الخفاء للعجلونیؒ ج ۲ ص ۲۹۲-۲۹۳ طبع مؤسسة الرسالة بیروت ۱۹۸۵ء

[22] المقاصد الحسنة للسخاویؒ ص ۳۹۵ طبع دار الکتب العلمیة بیروت ۱۹۸۱ء

[23] تنزیة الشریعة المرفوعة لابن عراق الکنانی ج ۲ ص ۳۰۵ طبع دار الکتب العلمیة بیروت ۱۹۸۱ء

[24] الموضوعات لابن الجوزیؒ ج ۳ ص ۱۳۴-۱۳۵ طبع مکتبة السلفیة المدینة المنورة ۱۹۶۶ء

[25] الاحادیث الموضوعة للصنعانیؒ ص ۷

[26] سلسلة الاحادیث الضعیفة والموضوعة للألبانی ج ۱ ص ۵۵-۵۶

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

(الف) قَالَ اَبُوْ نُعَیْمٍ : حَدَّثَنَا حَبِیْبُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ یُوْسُفَ الشَّکْلِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَیَانٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ الْوَاسِطِیُّ اَنْبَأَنَا حَجَّاجٌ عَنْ مَکْحُوْلٍ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : مَنْ اَخْلَصَ لِلّٰہِ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا ظَہَرَتْ یَنَابِیْعُ الْحِکْمَۃِ عَلٰی لِسَانِہٖ ۔"

اس حدیث کو حافظ ابو نعیمؒ نے "حلیۃ الاولیاء"[۲۷] میں روایت کیا ہے، لیکن اس کی سند میں کئی رواۃ مجروح ہیں۔

(۱) یزید الواسطی جو یزید بن عبد الرحمٰن الدالانی الواسطی ہے کے متعلق حافظ محمد بن حبان بن احمد ابی حاتم التمیمی البستی (م ۳۵۴ھ) اور ان کے حوالہ سے امام ابن الجوزیؒ، امام سیوطیؒ، علامہ ابن عراق الکنانیؒ اور شیخ محمد ناصر الدین الألبانی حفظہ اللہ وغیرہ تحریر فرماتے ہیں کہ وہ کثیر الخطاء، فاحش الوہم اور روایات میں ثقات کی مخالفت کرنے والا تھا، پس اس سے احتجاج درست نہیں ہے۔" علامہ ابو الحسن احمد بن عبد اللہ بن صالح العجلی الکوفیؒ (م ۲۶۱ھ) نے اس پر کوئی کلام نہیں کیا ہے۔ علامہ احمد بن علی بن حجر عسقلانیؒ (م ۸۵۲ھ) فرماتے ہیں: "صدوق ہے کثرت کے ساتھ خطاء اور تدلیس کرتا ہے۔" امام ذہبیؒ فرماتے ہیں: "ابو حاتمؒ نے اسے صدوق کہا ہے۔ امام احمد بن محمد بن حنبل الشیبانیؒ (م ۲۴۱ھ) کہتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن عدیؒ فرماتے ہیں کہ اس کی حدیث میں لچک ہوتی ہے۔ مگر وہ اس کی حدیث لکھا کرتے تھے۔" صحاح ستہ میں یزید الواسطی سے کوئی حدیث مروی نہیں ہے۔ اس کے تفصیلی ترجمہ کے لیے "المجروحین من المحدثین والضعفاء والمتروکین" لابن حبانؒ، "التاریخ الکبیر" للبخاریؒ، "معرفۃ الثقات" للعجلیؒ، "تقریب التہذیب" لابن حجرؒ، "تہذیب التہذیب" لابن حجرؒ، "التعریف لاہل التقدیس بمراتب الموصوفین بالتدلیس" لابن حجرؒ، "الجرح والتعدیل" لابن ابی حاتمؒ، "تاریخ واسط"، "کتاب الاسامی والکنیٰ" لاحمد بن حنبلؒ، "میزان الاعتدال فی نقد

---

[۲۷] حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ج ۵ ص ۱۸۹

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

الرجال" للذہبیؒ ، "المغنی فی الضعفاء" للذہبیؒ "کتاب الموضوعات" لابن الجوزیؒ ، "اللآلی المصنوعۃ" للسیوطیؒ ، تحفۃ الأحوذی" للشیخ عبدالرحمن المبارکفوریؒ ، "سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ" للألبانی اور سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ" للألبانی وغیرہ کی طرف رجوع فرمائیں [۲۸]

اس سند میں دوسرا مجروح راوی حجاج یعنی حجاج بن ارطاۃ النخعی الکوفی ہے۔ جس کے متعلق امام بخاریؒ اور علامہ نورالدین علی بن ابی بکر الہیثمیؒ (م ۸۰۷ھ) وغیرہ فرماتے ہیں کہ "مدلس" ہے۔ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں : "صدوق مگر کثیر الخطاء اور مدلس ہے۔" ابن حبانؒ فرماتے ہیں : "ابن مبارکؒ، یحییٰ القطانؒ، ابن مہدیؒ یحییٰ بن معینؒ اور احمد بن حنبلؒ نے اسے ترک کیا ہے۔" ابوحاتم بیان کرتے ہیں : "حجاج نے جن کو دیکھا ہے اور جن کو نہیں دیکھا ان دونوں کے ساتھ تدلیس کرتا ہے۔" عقیلیؒ فرماتے ہیں "یحییٰ بن الحارث المحاربیؒ نے بیان کیا کہ ہمیں زائدہؒ نے حجاج بن ارطاۃ کی حدیث ترک کرنے کا حکم دیا ہے۔ عبداللہ بن مبارکؒ کا قول ہے کہ حجاج بن ارطاۃ تدلیس کرتا ہے۔ علی بن مدینیؒ فرماتے ہیں : میں نے حجاج کو عمداً ترک کیا ہے۔ میں اس سے کوئی حدیث نہیں لکھتا۔ بخاریؒ نے بھی اس کو ساقط کیا ہے۔ چنانچہ

۲۸ھ کتاب المجروحین لابن حبان ج ۳ ص ۱۰۵، ۱۰۶ طبع دار الباز مکۃ المکرمۃ ، التاریخ الکبیر للبخاریؒ ج ۴۲ ص ۳۷۶ ، معرفۃ الثقات للعجلیؒ ج ۲ ص ۲۹۹ طبع مکتبۃ الدار المدینۃ المنورۃ ۱۹۸۵ء، تقریب التہذیب لابن حجر ج ۱ ص ۲۱۶ طبع دار المعرفۃ بیروت ۱۹۷۵ء ، تہذیب التہذیب لابن حجرؒ ج ۲ ص ۱۹۶، التعریف اہل التقدیس لابن حجرؒ ص ۱۱۹ طبع دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۹۸۴ء ، الجرح والتعدیل لابن ابی حاتمؒ ج ۳ ص ۳۰۰ طبع حیدرآباد دکن ۱۳۷۱ھ ، تاریخ واسط ص ۱۱۹-۱۲۰ ، الاسامی والکنی لأحمد بن حنبلؒ طبع ص ۶۲-۶۳ مکتبۃ دار الاقصیٰ کویت ۱۹۸۵ء ، میزان الاعتدال للذہبی ج ۴ ص ۴۳۲ طبع دار المعرفۃ بیروت ، المغنی فی الضعفاء للذہبیؒ ترجمہ ۱۳۲۷، کتاب الموضوعات لابن الجوزیؒ ج ۳ ص ۱۴۴-۱۴۵ اللآلی المصنوعۃ للسیوطیؒ ج ۲ ص ۳۲۷ ، تحفۃ الاحوذی للمبارکفوریؒ ج ۴ ص ۲۹۳ طبع دہلی ۱۳۴۳ھ ، سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للألبانی ج ۱ ص ۵۶ ، ج ۲ ص ۲۸۳ ، سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ للألبانی ج ۲ ص ۳۲ ، ج ۱ ص ۲۰۲ -

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اپنی صحیح میں اس سے کوئی روایت نہیں لی ہے بلکہ اس کا تذکرہ کتاب الضعفاء میں کیا ہے"۔ علامہ عجلیؒ فرماتے ہیں کہ جائز الحدیث مگر صاحب ارسال ہے اور یحییٰ بن کثیرؒ، مجاہدؒ اور مکحولؒ سے مرسلاً روایت کرتا ہے حالانکہ ان میں سے کسی سے اس کا قطعاً سماع نہیں ہے"۔ ابنِ عدیؒ فرماتے ہیں: "حجاج وہ راوی ہے جس کی حدیث لکھی جاتی ہے"۔ ابنِ خذیمہ کا قول ہے کہ "اس کے ساتھ کوئی حجت نہیں مگر جب وہ "انا" اور "سمعت" کے ساتھ کوئی روایت بیان کرے"۔ بزارؒ فرماتے ہیں "حافظ لیکن مدلس تھا اور فی نفسہٖ معجب بھی"۔ شعبہؒ اُس کی ثناء بیان کرتے ہیں لیکن ثوریؒ نے اس میں لچک بتائی ہے۔

امام ذہبی نے اس کا تذکرہ معرفۃ الرواۃ المتکلم فیہم بما لا یوجب الرد میں کیا ہے۔ آں رحمہ اللہ "میزان الاعتدال" میں فرماتے ہیں: "أحد الأعلام ہے لیکن اس کے ساتھ لین الحدیث بھی ہے۔ امام احمدؒ اسے حفاظ میں سے بتاتے ہیں۔ ابنِ معینؒ کہتے ہیں کہ قوی نہیں ہے، صدوق ہے اور تدلیس کرتا ہے۔ قطانؒ کا قول ہے کہ وہ اور ابنِ اسحاق میرے نزدیک ہم پلہ ہیں۔ ابو حاتمؒ کہتے ہیں کہ اگر "حدثنا" کہے تو وہ صالح ہے۔ نسائیؒ کا قول ہے کہ قوی نہیں ہے۔ دارقطنیؒ وغیرہ کا قول ہے کہ اس کے ساتھ کوئی حجت نہیں ہے۔

حجاج کے تفصیلی ترجمہ کے لیے ملاحظہ فرمائیں "الضعفاء الصغیر للبخاریؒ"، "التاریخ الکبیر للبخاریؒ"، "تقریب التہذیب لابن حجرؒ"، "تہذیب التہذیب لابن حجرؒ"، "تعریف اہل التقدیس لابن حجرؒ"، "تاریخ بغداد للخطیبؒ"، "طبقات الحفاظ للسیوطی"، "سیر اعلام النبلاء للذہبیؒ"، "مجموع الضعفاء والمتروکین للسیروان"، "معرفۃ الثقات للعجلیؒ"، "مجمع الزوائد للھیثمیؒ"، "کاشف للذہبیؒ"، "الکامل فی الضعفاء لابن عدیؒ"، فہارس مجمع الزوائد للزغلول، معرفۃ الرواۃ للذہبیؒ، "میزان الاعتدال للذہبیؒ"، "الضعفاء الکبیر للعقیلیؒ"، "کتاب المجروحین لابن حبانؒ"، "تحفۃ الاحوذی للمبارکفوریؒ"، "الموضوعات لابن الجوزیؒ"، اللآلی المصنوعۃ للسیوطیؒ، سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للالبانی، سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ للالبانی وغیرہ۔[۲۹]

---

۲۹ الضعفاء الصغیر للبخاریؒ ترجمہ ۷۵، التاریخ الکبیر للبخاریؒ ج ۲ ص ۳۷۸،
(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

(۳) اس روایت کا تیسرا ہدفِ تنقید راوی محمد بن اسماعیل عند المحدثین "مجہول" ہے۔ ابن اسماعیل کے "مجہول" ہونے کی شہادت علامہ ابن جوزیؒ، علامہ سیوطیؒ، علامہ ابن عراق الکنانیؒ اور علامہ محمد ناصر الدین الالبانی حفظہ اللہ وغیرہ نے دی ہے۔[۳۰]

اس روایت کے ناقابلِ اعتماد ہونے کی ایک چوتھی علت یہ بھی ہے کہ حجاج بن ارطاۃ کا تابعی مکحول الدمشقی سے سماع نہیں ہے۔ جیسا کہ علامہ عجلیؒ نے بصراحت ذکر کیا ہے۔[۳۱] اسی طرح مکحول الدمشقی کی حضرت ابوایوب انصاریؓ سے ملاقات ہونا بھی غیر درست ہے۔ جیسا کہ علامہ ابن جوزیؒ، علامہ سیوطیؒ اور علامہ ناصر الدین الالبانی وغیرہ نے لکھا ہے۔ علامہ ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں کہ "محمد بن سعیدؒ نے ذکر کیا ہے کہ علماء نے مکحول کی روایت کی قدح کی ہے۔ ان میں سے بعض کا قول ہے کہ وہ ضعیف الحدیث بھی تھے۔" عجلیؒ مکحول کو "ثقہ" قرار دیتے ہیں ابنِ حجر عسقلانیؒ "ثقہ مگر کثیر الارسال" فرماتے ہیں۔ ابن خراشؒ نے مکحول کو "صدوق"

گذشتہ سے پیوستہ، "تقریب التہذیب" لابن حجرؒ ج ۱ ص ۱۵۲، "تہذیب التہذیب" لابن حجرؒ ج ۲ ص ۱۹۶، "تعریف اہل التقدیس" لابن حجرؒ ص ۱۲۵، "تاریخ بغداد" للخطیبؒ ج ۵ ص ۲۲۲، طبقات الحفاظ للسیوطیؒ ص ۸۱، "سیر أعلام النبلاء" للذہبیؒ ج ۷ ص ۶۹، "کاشف" للذہبیؒ ج ۱ ص ۲۰۵، "معرفۃ الرواۃ" للذہبیؒ ص ۸۵، طبع دار المعرفۃ بیروت ۱۹۸۶ء، "میزان الاعتدال" للذہبیؒ ج ۱ ص ۴۵۸-۴۶۰، "مجموع الضعفاء والمتروکین للسیروانؒ ص ۴۲۳، طبع دار القلم بیروت ۱۹۸۵ء "معرفۃ الثقات" للعجلیؒ ج ۱ ص ۲۸۴، "مجمع الزوائد" للہیثمیؒ ج ۴ ص ۲۸۸ طبع دار الکتب العربی بیروت ۱۹۸۲ء "الکامل فی الضعفاء" لابن عدیؒ ج ۲ ص ۶۴۶، فہارس "مجمع الزوائد" للزغلولؒ ج ۳ ص ۲۶۷، طبع دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۹۸۶ء، "الضعفاء الکبیر" للعقیلیؒ ج ۱ ص ۲۷۷-۲۸۳ طبع دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۹۸۲ء، "کتاب المجروحین" لابن حبان ج ۱ ص ۲۲۵-۲۲۸، "تحفۃ الأحوذی" للمبارکفوریؒ ج ۱ ص ۲۳۱، ۳۰۲، ج ۲ ص ۱۱۳، "الموضوعات" لابن الجوزیؒ ج ۳ ص ۱۲۲-۱۲۵، "اللآلی المصنوعۃ" للسیوطیؒ ج ۲ ص ۳۲۷، "سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ" للألبانی ج ۱ ص ۵۲، ج ۲ ص ۲۳، ج ۳ ص ۲۵، ۲۶، ص ۵۸، ۶۲، "سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ" للالبانی ج ۱ ص ۱۵۳، ۲۲۴، ج ۲ ص ۱۱، ۲۰، ۲۰۲، ج ۴ ص ۱۷، ۲۸۴۔

[۳۰] الموضوعات لابن الجوزیؒ ج ۳ ص ۱۲۲-۱۲۵، "اللآلی المصنوعۃ" للسیوطیؒ ج ۲ ص ۳۲۷، ۳۲۹، "سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ" للالبانی ج ۱ ص ۵۶۔ [۳۱] "معرفۃ الثقات" للعجلیؒ ج ۱ ص ۲۸۴۔

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

بتایا ہے۔ امام ذہبیؒ فرماتے ہیں: "ایک سے زیادہ علماء نے ان کو ثقہ بتایا ہے لیکن ابن سعدؒ کا قول ہے کہ ایک جماعت نے اُن کی تضعیف بھی کی ہے۔ میں (یعنی ذہبیؒ) کہتا ہوں کہ وہ صاحب تدلیس ہیں اور کثرت کے ساتھ بارسال روایت کرتے ہیں"۔ مکحول الدمشقی کے تفصیلی ترجمہ کے لیے "معرفة الثقات" للعجلیؒ، "تقریب التہذیب" لابن حجرؒ، "تہذیب التہذیب" لابن حجرؒ، "طبقات الحفاظ" للسیوطیؒ، "سیر أعلام النبلاء" للذہبیؒ، "میزان الاعتدال للذہبیؒ، "معرفة الرواة" للذہبی، "کتاب الاسامی والکنی" لاحمد بن حنبلؒ، "مجمع الزوائد" للہیثمیؒ، "فہارس مجمع الزوائد" المزغلولؒ، "تحفة الأحوذی" للمبارکفوریؒ، "الموضوعات" لابن الجوزیؒ، "اللآلی المصنوعة" للسیوطیؒ، سلسلة الاحادیث الضعیفة والموضوعة للألبانی اورسلسلة الاحادیث الصحیحة للألبانی وغیرہ کی طرف مراجعت فرمائیں[۳۲]۔

ابونعیمؒ کے اس طریق کو امام ابن الجوزیؒ نے "الموضوعات" میں وارد کیا ہے اور فرماتے ہیں کہ "اس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرنا درست نہیں[۳۳] ہے"۔ اسی طرح علامہ شیبانیؒ، ملا علی القاریؒ، حوت البیروتیؒ، علامہ عجلونیؒ، ابن عراق

۳۲ھ معرفة الثقات للعجلیؒ ج۲ ص۲۹۶، "تقریب التہذیب" لابن حجرؒ ج۲ ص۲۷۳، "تہذیب التہذیب لابن حجرؒ ج۱۰ ص۲۸۹، "تعریف اہل التقدیس" لابن حجرؒ ص۱۱۳، "طبقات الحفاظ" للسیوطیؒ ص۴۲، "سیر أعلام النبلاء" للذہبی ج۵ ص۱۵۹، "میزان الاعتدال" للذہبیؒ ج۴ ص۱۷۷-۱۷۸، معرفة الرواة للذہبیؒ ص۱۷۹، "کتاب الاسامی والکنی" لاحمد بن حنبلؒ ص۱۱۸، "مجمع الزوائد" للہیثمیؒ ج۵ ص۲۲۲،۶، "فہارس مجمع الزوائد" للزغلولؒ ج۲ ص۴۰۳، "تحفة الأحوذی للمبارکفوریؒ ج۱ ص۳۵۳، "الموضوعات" لابن الجوزیؒ ج۳ ص۱۴۴-۱۴۵، "اللآلی المصنوعة" للسیوطیؒ ج۲ ص۳۲۷،۳۲۹، "سلسلة الاحادیث الضعیفة والموضوعة للألبانی ج۱ ص۲۷، ج۳ ص۱۳۵، ۳۹۸، ۵۵۴، ۶۴۵، "سلسلة الاحادیث الصحیحة للألبانی ج۲ ص۱۹، ۶۴۴، ج۴ ص۵۸۱۔

۳۳ھ "الموضوعات" لابن الجوزیؒ۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

الکنانی ؒ اور علامہ سخاویؒ فرماتے ہیں کہ "یہ ضعیف الاسناد ہے"[۳۴] لیکن علامہ جلال ال...
سیوطیؒ نے حضرت ابوایوب انصاریؓ کی مذکورہ بالا مرفوع روایت کے غیر درست
ہونے کا اعتراف کرنے کے باوجود علامہ ابن الجوزیؒ پر تعقب کرتے ہوئے لکھا ہے
"تخریج الاحیاء میں حافظ عراقیؒ سے اس حدیث کی تضعیف میں خطا ہوئی ہے
اس کا ایک مرسل طریق "علی مکحول" بھی ہے۔ جس میں نہ محمد بن اسماعیل ہے او
نہ یزید"[۳۵] (پھر آں رحمہ اللہ اس مرسل طریق کو بیان کرتے ہیں جس کا ذکر آگے انشاء ال...
طریق "د" کے تحت آئے گا۔)

(ب) اس روایت کا دوسرا طریق ابن عدیؒ نے اس طرح بیان کیا ہے:
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجُوَيَةَ حَدَّثَنَا
أَيُّوبُ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مِهْرَانَ الرِّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا
مَعْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ زَهِدَ فِي الدُّنْيَا أَرْبَعِينَ
يَوْمًا وَأَخْلَصَ فِيهَا لِلّٰهِ أَخْرَجَ اللهُ عَلَى لِسَانِهِ يَنَابِيعَ الْحِكْمَةِ
مِنْ قَلْبِهِ"

ابوموسیٰ اشعریؓ کی ابن عدیؒ کے طریق سے وارد ہونے والی اس روایت کو
علامہ ذہبیؒ نے "میزان الاعتدال" میں علامہ شوکانیؒ نے "الفوائد المجموعۃ" میں
اور علامہ سیوطی نے اللآلی المصنوعۃ میں امام ابن الجوزیؒ کی "الموضوعات" میں
بیان کردہ روایت کے بمقابلہ معمولی لفظی اختلاف کے ساتھ یوں بیان کیا ہے۔
"مَنْ زَهِدَ فِي الدُّنْيَا أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَأَخْلَصَ فِيهَا الْعِبَادَةَ
أَجْرَى اللهُ عَلَى لِسَانِهِ يَنَابِيعَ الْحِكْمَةِ مِنْ قَلْبِهِ"

ابن عدیؒ کی اسی روایت کو علامہ ابن الجوزیؒ کے حوالے سے علامہ سخاویؒ او...
علامہ عجلونیؒ نے اس طرح بیان کیا ہے "مَا مِنْ عَبْدٍ يُخْلِصُ لِلّٰهِ أَرْبَعِينَ

۳۴ه الأسرار المرفوعة للقاری ص۲۱۷-۲۱۸، أسنى المطالب للحوت بیروتی ص...
کشف الخفاء للعجلونی ج۲ ص۲۹۲-۲۹۳، المقاصد الحسنة للسخاوی ص۳۹۵-۳۹۶، تنزیہ
الشریعة المرفوعة لابن عراق ج۲ ص۳۰۵، تمییز الطیب للشیبانی ص۱۶۲ ۳۵ه اللآلی المصنوعة للسیوطی ج۲ ص۳۲۸-۳۲۹

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

یَوْمًا الخ۔" حالانکہ "الموضاعات[36] لابن الجوزی" میں ابنِ عدیؒ کی روایت مذکورہ الفاظ کے ساتھ مروی نہیں ہے۔

اس روایت کے متعلق علامہ ابن الجوزیؒ، علامہ سیوطی، علامہ ابنِ عراق الکنانی اور علامہ شوکانی رحمہم اللہ فرماتے ہیں: ابنِ عدی کا قول ہے کہ یہ حدیث "منکر" ہے اور عبد الملک مجہول ہے۔" علامہ ذہبیؒ نے عبد الملک بن مہران کے ترجمہ میں اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد اس پر "باطل" ہونے کا حکم لگایا ہے۔[37]

اس روایت کے مجروح راوی عبد الملک بن مہران الرفاعی کے متعلق علامہ ابنِ عراق الکنانیؒ فرماتے ہیں کہ "احادیثِ باطلہ روایت کرتا ہے۔" علامہ ہیثمیؒ فرماتے ہیں "عقیلیؒ نے اُسے صاحب مناکیر بتایا ہے۔ ابن ابی حاتمؒ نے اسے مجہول بتایا اور اس کی ایک حدیث نقل کرکے اسے باطل قرار دیا ہے۔" خطیب نے بھی کچھ ایسا ہی لکھا ہے۔ ابن حبانؒ نے اس کی توثیق کی ہے عقیلیؒ فرماتے ہیں: "صاحب مناکیر ہے، اس کی حدیث پر وہم کا غلبہ ہوتا ہے۔" عقیلیؒ نے اس سے مروی تین احادیث نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ "ان سب کی کوئی اصل نہیں ہے۔" عبد الملک بن مہران کے تفصیلی ترجمہ کے لیے تنزیۃ الشریعۃ المرفوعۃ لابن عراق الکنانیؒ، مجمع الزوائد للہیثمیؒ، الضعفاء الکبیر للعقیلیؒ، الجرح والتعدیل لابن ابی حاتمؒ، لسان المیزان لابنِ حجرؒ، تہذیب مجمع الزوائد للزغلولؒ، میزان الاعتدال للذہبیؒ اور سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للألبانی وغیرہ کی طرف رجوع فرمائیں۔[38]

۳۶؎ المقاصد الحسنۃ للسخاویؒ ص ۳۹۵-۳۹۶ وکشف الخفاء للعجلونیؒ ج ۲ ص ۲۶۳-۲۹۳۔

۳۷؎ الموضوعات لابن الجوزیؒ ج ۳ ص ۱۴۴-۱۴۵، الفوائد المجموعۃ للشوکانیؒ ص ۲۲۳، اللآلی المصنوعۃ للسیوطیؒ ج ۲ ص ۳۲۸-۳۲۹، تنزیۃ الشریعۃ لابن عراقؒ ج ۲ ص ۳۰۵، میزان الاعتدال للذہبیؒ ج ۲ ص ۲۲۵

۳۸؎ مجمع الزوائد للہیثمیؒ ج ۱ ص ۳۲۷، تنزیۃ الشریعۃ المرفوعۃ لابن عراقؒ ج ۱ ص ۸۱، الضعفاء الکبیر للعقیلیؒ ج ۳ ص ۳۴-۳۵، الجرح والتعدیل لابن ابی حاتمؒ

باقی اگلے صفحہ پر

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

(ج) اس روایت کے تیسرے طریق کی تخریج ابو عبداللہ محمد بن سلامہ القضاعیؒ نے اپنی "مسند الشہاب" میں اس طرح فرمائی ہے۔

"أَنبأَنا أَبُو الْقَاسِمِ يَحْيَى بْنُ عَلِيٍّ الْأَزْرَقِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ فِيلٍ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ سَيَّارٍ حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ مُقْسِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَخْلَصَ لِلّٰهِ تَعَالَى أَرْبَعِينَ صَبَاحًا ظَهَرَتْ يَنَابِيعُ الْحِكْمَةِ مِنْ قَلْبِهَا" ۳۹

لیکن قضاعیؒ کے اس طریق میں ایک راوی سوار بن مصعب الہمدانی الکوفی ہے۔ جسے امام نسائیؒ نے "متروک الحدیث" اور امام بخاریؒ نے "منکر الحدیث" قرار دیا ہے۔ علامہ ابن عراق الکنانیؒ بیان کرتے ہیں کہ "اس کے متروک ہونے پر اتفاق ہے"۔ امام حاکمؒ فرماتے ہیں کہ عطیہ العوفی سے موضوعات روایت کرتا ہے۔ علامہ ہیثمیؒ نے ایک مقام پر اسے "بہت زیادہ ضعیف" اور دوسرے مقام پر "متروک" لکھا ہے۔ عقیلیؒ فرماتے ہیں کہ یحییٰ بن معینؒ کا ایک قول ہے کہ "ضعیف ہے" انہی کا ایک دوسرا قول ہے کہ "کچھ بھی نہیں ہے"۔ ابن حبانؒ نے بھی یحییٰ بن معینؒ کا قول نقل کیا ہے اور فرماتے ہیں کہ یہ وہ شخص ہے جو مشاہیر کی طرف منسوب کرکے مناکیر لاتا ہے۔ علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ ابوداؤدؒ نے بھی اس کے غیر ثقہ ہونے کی شہادت دی ہے۔ ابن مصعب کی تفصیلی ترجمہ کے لیے الضعفاء الصغیر،

گذشتہ سے پیوستہ

ج ۲ ص ۳۰۷، لسان المیزان لابن حجرؒ ج ۳ ص ۶۹، فہارس مجمع الزوائد للزغلولؒ ج ۳ ص ۳۳۹، میزان الاعتدال للذہبیؒ ج ۲ ص ۶۶۵، سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للالبانی ج ۲ ص ۱۹۶۔ ۳۹ مسند الشہاب للقضاعیؒ ج ۱ ص ۲۸۵ وکذا فی المقاصد الحسنۃ للسخاویؒ، ص ۳۹۵-۳۹۶ وکشف الخفاء للعجلونی ج ۲، ص ۲۹۲-۲۹۳ والموضوعات لابن الجوزیؒ ج ۳ ص ۱۴۴-۱۴۵، و اللآلی المصنوعۃ للسیوطیؒ ج ۲، ص ۳۲۸، ۳۲۹ وتنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ لابن عراقؒ ج ۲ ص ۳۰۵

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

للبخاریؒ، "مجموع الضعفاء والمتروکین" للسیروانؒ، الضعفاء والمتروکون للنسائیؒ، "تاریخ یحیی بن معینؒ"، الجرح والتعدیل لابن ابی حاتمؒ "الکامل فی الضعفاء" لابن عدیؒ "الضعفاء الکبیر" للعقیلیؒ، "فہارس مجمع الزوائد" للزغلولؒ "کتاب المجروحین" لابن حبانؒ، "مجمع الزوائد" للهیثمیؒ "تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ" لابن عراق الکنانیؒ، "میزان الاعتدال" للذہبیؒ "الموضوعات" لابن الجوزیؒ، "اللآلی المصنوعۃ" للسیوطیؒ سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للألبانی اور سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ للالبانی وغیرہ کی طرف رجوع فرمائیں۔[۴۵]

مندرجہ بالا طریق میں سوار بن مصعب جس راوی سے روایت کرتا ہے وہ ثابت بن اسلم البنانی ابومحمد تابعی البصریؒ ہیں، جن کی ثقاہت عندالمحدثین مشہور ہے ان کے ترجمہ میں علامہ ذہبیؒ نے ابن عدیؒ کا ایک بہت اہم قول نقل فرمایا ہے: "ان کی حدیث میں جو نکارت واقع ہوتی ہے وہ (ثابت البنانیؒ کی طرف سے نہیں بلکہ) اس راوی کی طرف سے ہوتی ہے جو اُن کے بعد اُن سے روایت کرتا ہے کیونکہ ان سے بہت سے ضعفاء نے روایت کی ہیں" پس معلوم ہوا کہ اس روایت میں اصل خرابی کی جڑ سوار بن مصعب ہی ہے۔ واللہ اعلم۔ ثابت البنانیؒ کے تفصیلی ترجمہ

---

۴۵ "الضعفاء الصغیر" للبخاری ترجمہ ۱۵۵، "التاریخ الکبیر" للبخاریؒ ج ۲، ص ۱۶۹، "الضعفاء والمتروکون" للنسائیؒ ترجمہ ۲۵۸، تاریخ یحیی بن معین ج ۲ ص ۲۴۳، "مجموع الضعفاء والمتروکین" للسیروان ص ۱۱۸، ۴۴۴، "الجرح والتعدیل" لابن ابی حاتم ج ۴ ص ۲۷۱، الکامل فی الضعفاء لابن عدی ج ۳ ص ۱۲۹۳، الضعفاء الکبیر للعقیلی ج ۲ ص ۱۶۸، کتاب المجروحین لابن حبان ج ۱ ص ۳۵۶، "میزان الاعتدال" للذہبی ج ۲ ص ۲۴۶، "فہارس مجمع الزوائد" للزغلول ج ۳ ص ۳۰۵، "مجمع الزوائد" للهیثمی ج ۱ ص ۱۳۰، ۱۶۳ ج ۳ ص ۱۱۱، "الموضوعات" لابن الجوزی ج ۳ ص ۱۴۳-۱۴۵، "اللآلی المصنوعۃ" للسیوطی ج ۲ ص ۳۲۶-۳۲۹، "تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ" لابن عراق ج ۱ ص ۶۶، سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للألبانی ج ۱ ص ۲۹۰۵۶، سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ للألبانی ج ۲ ص ۵۶۵۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

کے لیے "معرفۃ الثقات" للعجلیؒ، "تہذیب التہذیب" لابن حجرؒ، "مجمع الزوائد" للھیثمیؒ، "میزان الاعتدال" للذھبیؒ، "فہارس مجمع الزوائد" للزغلول اور "تحفۃ الأحوذی للمبارکفوریؒ" وغیرہ کی طرف رجوع فرمائیں۔[1]

(د) اس روایت کا ایک چوتھا اور مرسل طریق بھی ہے جس کی تخریج ابونعیمؒ نے "حلیۃ الأولیاء" میں اس طرح کی ہے:

"حَدَّثَنَا اَبُوالْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ نِ الْجُرْجَانِیُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلُوِیَّۃَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِ نِ الطَّنَافِسِیُّ عَنْ اَبِیْ مُعَاوِیَۃَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ مَکْحُوْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ عَبْدٍ یُخْلِصُ الْعِبَادَۃَ لِلّٰہِ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا اِلَّا ظَھَرَتْ یَنَابِیْعُ الْحِکْمَۃِ مِنْ قَلْبِہٖ عَلٰی لِسَانِہٖ"

ابونعیمؒ کے علاوہ اس مرسل طریق کی تخریج ہناد بن السریؒ نے "الزھد" میں "حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ مَکْحُوْلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ"، حسین بن الحسن المروزیؒ نے "زوائد الزھد" میں "ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ اَنْبَاَنَا حَجَّاجٌ عَنْ مَکْحُوْلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ"، امام احمد بن حنبلؒ نے "الزھد" میں "عَنْ مَکْحُوْلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" اور ابن ابی شیبہؒ نے اپنی "مصنف" میں: "حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدِ الْاَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ مَکْحُوْلٍ قَالَ: بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ" کے ساتھ کی ہے۔

ہناد کی مرسل روایت کے الفاظ اس طرح ہیں: "مَنْ اَخْلَصَ لِلّٰہِ الْعِبَادَۃَ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا ظَھَرَتْ یَنَابِیْعُ الْحِکْمَۃِ مِنْ قَلْبِہٖ عَلٰی لِسَانِہٖ" امام احمد بن حنبلؒ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: "مَنْ اَخْلَصَ لِلّٰہِ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا تَفَجَّرَتْ

---

[1] "معرفۃ الثقات" للعجلی ج ۱ ص ۲۵۹، "تہذیب التہذیب" لابن حجر ج ۲ ص ۳۰، "تقریب التہذیب" لابن حجر ج ۱ ص ۱۱۵، "میزان الاعتدال" للذھبی ج ۱ ص ۲۶۲، "مجمع الزوائد" للھیثمی ج ۴ ص ۲۲۵، "فہارس مجمع الزوائد" للزغلول ج ۳ ص ۲۶۱، "تحفۃ الأحوذی" للمبارکفوری ج ۱ ص ۲۲۷، ۱۵۲، ۲۸۹۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

يَنَابِيعُ الْحِكْمَةِ مِنْ قَلْبِهٖ عَلٰى لِسَانِهٖ" اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں یہ الفاظ اس طرح وارد ہوئے ہیں : " مَا أَخْلَصَ عَبْدٌ أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا إِلَّا ظَهَرَتْ يَنَابِيعُ الْحِكْمَةِ مِنْ قَلْبِهٖ عَلٰى لِسَانِهٖ "۔

ابو نعیم کی مرسل روایت کو علامہ سیوطیؒ نے " اللآلی المصنوعۃ "[۲۲] میں نقل کیا ہے۔ امام احمدؒ کی مرسل روایت کو امام ابن تیمیہؒ نے " احادیث القصاص " میں، علامہ زرکشیؒ نے " اللآلی المنثورۃ " میں، علامہ شیبانیؒ نے " تمییز الطیب " میں، ملا علی قاریؒ نے " الأسرار المرفوعۃ " میں، علامہ عجلونیؒ نے کشف الخفاء میں اور علامہ سخاویؒ نے المقاصد الحسنۃ[۲۳] میں وارد کیا ہے۔ (علامہ عجلونیؒ فرماتے ہیں " اللآلی " میں کہا گیا ہے کہ اسے احمدؒ وغیرہ نے مکحول سے مرسلاً روایت کیا ہے "۔ اگر " اللآلی " سے علامہ عجلونیؒ کی مراد امام سیوطیؒ کی " اللآلی المصنوعۃ " ہے تو یہ دعویٰ غلط ہے۔ البتہ امام زرکشیؒ نے " اللآلی المنثورۃ " میں ایسا ذکر کیا ہے مگر امام زرکشیؒ کی اللآلی عموماً " التذکرۃ فی الاحادیث المشتھرۃ " کے نام سے معروف ہے) ابن ابی شیبہؒ کی مرسل روایت کو علامہ سیوطیؒ نے " اللآلی المصنوعۃ " میں، ابن عراق الکنانیؒ نے تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ " میں، اور علامہ شوکانیؒ نے " الفوائد المجموعۃ " میں نقل کیا ہے۔ مگر اس کی صحت پر کوئی کلام نہیں کیا ہے[۲۴]۔

علامہ حافظ جلال الدین سیوطیؒ نے اپنی عادت کے مطابق علامہ حافظ ابن الجوزیؒ کی حضرت ابو ایوب انصاریؓ والی مرفوع روایت (جس کا ذکر اوپر طریق " الف "

---

۲۲ " اللآلی المصنوعۃ " للسیوطیؒ، ج ۲ ص ۳۲۸، تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ لابن عراق ج ۲ ص ۳۰۵

۲۳ " احادیث القصاص " لابن تیمیۃ ص ۷۲-۳۰، " اللآلی المنثورۃ " للزرکشی ص ۱۳۶، " تمییز الطیب " للشیبانی ص ۱۶۲، " الأسرار المرفوعۃ " للقاری ص ۲۱۷-۲۱۸، " کشف الخفاء " للعجلونی ج ۲ ص ۲۹۲-۲۹۳، " المقاصد الحسنۃ " للسخاوی ص ۳۹۵، ۳۹۶

۲۴ " اللآلی المصنوعۃ " للسیوطی ج ۲ ص ۳۲۸، " تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ لابن عراق ج ۲ ص ۳۰۵، الفوائد المجموعۃ للشوکانی ص ۲۴۳

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

میں ہو چکا ہے۔) پر تعقب کرتے ہوئے لکھا ہے: "تخریج الاحیاء میں حافظ عراقیؒ سے اس حدیث کی تضعیف میں خطاء ہوئی ہے کیونکہ اس کا ایک مرسل طریق عن مکحول بھی ہے۔ جس میں نہ محمد بن اسمٰعیل ہے اور نہ یزید" پھر علامہ سیوطیؒ اس چوتھے طریق "د" کے تحت ذکر کی گئی روایات میں سے ابونعیمؒ وہنادؒ اور ابن ابی شیبہؒ کی مرسل روایات کا ذکر کرتے ہیں اور اس طریق پر کوئی کلام نہ کرتے ہوئے سکوت اختیار فرماتے ہیں حالانکہ وہ بخوبی جانتے ہیں کہ اس مرسل طریق میں بھی حجاج بن ارطاۃ النخعی الکوفی موجود ہے، جو کثیر الخطاء اور مدلس ہے بلکہ بقول ابن حبانؒ: ابن مبارکؒ، یحییٰ القطانؒ، ابن مہدیؒ، یحییٰ بن معین، احمد بن حنبلؒ، زائدہؒ، علی بن مدینیؒ وغیرہ نے اسے ترک کیا اور امام بخاریؒ نے ساقط کرتے ہوئے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے۔ حجاج بن ارطاۃ پر تفصیلی جرح طریق "الف" کے تحت گزر چکی ہے۔

علامہ سیوطیؒ کے بیان کردہ اس مرسل طریق میں ایک دوسری اہم خرابی یہ بھی ہے کہ حجاج بن ارطاۃ النخعی، تابعی مکحول الدمشقی سے روایت کرتا ہے۔ حالانکہ حجاج کا مکحول سے قطعاً سماع نہیں ہے۔ جیسا کہ علامہ عجلیؒ اور شیخ عبدالرحمٰن بن یحییٰ المعلمی الیمانیؒ وغیرہ نے صراحت فرمائی ہے۔[۴۵]

(ھ) اس روایت کی تائید میں علامہ جلال الدین سیوطیؒ اور علامہ شوکانیؒ نے دیلمیؒ کی ایک اور مرفوع روایت پیش کی ہے جو اس طرح ہے:

• أَنْبَأَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ أَنْبَأَنَا طَاهِرُ بْنُ مَاهِلَةَ أَنْبَأَنَا صَالِحُ بْنُ أَحْمَدَ إِجَازَةً ذَكَرَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ جَدِّي أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ ذَاذَانَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ صُبْحٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ مَرْفُوعًا: مَا زَهِدَ عَبْدٌ فِي الدُّنْيَا إِلَّا أَثْبَتَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فِي قَلْبِهِ وَأَنْطَقَ بِهَا لِسَانَهُ وَبَصَّرَهُ عَيْبَ الدُّنْيَا دَاءَهَا وَدَوَاءَهَا وَأَخْرَجَهُ مِنْهَا سَالِمًا إِلَى دَارِ

۴۵ معرفۃ الثقات للعجلی ج ۱ ص ۲۸۴ وحاشیہ بر الفوائد المجموعۃ للشیخ الیمانی ص ۲۴۳

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

السَّلَامِ بِهِمْ"۔[۴۶]

لیکن اس طریق میں بھی دو راوی انتہائی مجروح ہیں :

(۱) بشیر بن زاذان اور (۲) عمر بن صبح ابو نعیم البلخی الخراسانی ۔

بشیر بن زاذان کے متعلق امام عقیلیؒ فرماتے ہیں : "یحییٰؒ کا قول ہے کہ کچھ بھی نہیں ہے"۔ ابنِ حبانؒ فرماتے ہیں کہ اس کی حدیث پر وہم کا غلبہ رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ انہیں باطل بنا دیتا ہے۔" علامہ برہان الدین حلبیؒ، علامہ ابن عراق الکنانیؒ، علامہ ابنِ حجر عسقلانیؒ اور علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ " دار قطنیؒ وغیرہ نے اس کی تضعیف کی ہے۔ اور ابنِ الجوزیؒ نے اس کو حدیث وضع کرنے کے لیے متہم ٹھیرایا ہے"۔ بشیر بن زاذان کے تفصیلی ترجمہ کے لیے کَشْفُ الْحَثِيْثِ عَمَّنْ رُمِيَ بِوَضْعِ الْحَدِيْثِ، للشیخ برھان الدین حلبیؒ، تعریف اہل التقدیس لابن حجرؒ، الکامل فی الضعفاء لابنِ عدیؒ، الموضوعات لابن الجوزیؒ، تنزیۃ الشریعۃ المرفوعۃ لابن عراقؒ، الضعفاء الکبیر للعقیلیؒ، کتاب المجروحین لابن حبانؒ، "میزان الاعتدال" للذھبیؒ، اور سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی وغیرہ کی طرف رجوع فرمائیں۔[۴۷]

اس طریق کا دوسرا مجروح راوی عمر بن صبح ہے جس کے متعلق ابن حبان فرماتے ہیں : " یہ وہ شخص ہے جو ثقات پر احادیث وضع کرتا ہے، اس کی حدیث کا لکھنا جائز نہیں ہے"۔ ابن عراق الکنانیؒ فرماتے ہیں : "کذاب اور وضع احادیث کا معترف ہے"۔ برہان الدین حلبیؒ کا قول ہے کہ " مجاہیل میں سے ہے، نہ ثقہ ہے

---

[۴۶] اللآلی المصنوعۃ للسیوطی ج ۲ ص ۳۲۹، الفوائد المجموعۃ للشوکانی۔

[۴۷] کشف الحثیث للحلبی ص ۱۱۳ طبع وزارۃ الاوقاف بغداد ۱۹۸۴ء، الکامل فی الضعفاء لابن عدی ج ۱ ص ۱۶۰، تعریف اہل التقدیس لابن حجر ص ۱۳۸، الموضوعات لابن الجوزی ج ۲ ص ۳۰، تنزیۃ الشریعۃ المرفوعۃ لابن عراق ج ۱ ص ۴۲، الضعفاء الکبیر للعقیلی ج ۱ ص ۱۴۴، کتاب المجروحین لابن حبان ج ۱ ص ۱۹۲، میزان الاعتدال للذھبی ج ۱ ص ۳۲۸، سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی ج ۲ ص ۱۵

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

[illegible] دون [illegible] ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ: "متروک ہے، ابن راہویہؒ نے اس کی تکذیب کی ہے"۔ علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں: "دارقطنیؒ وغیرہ نے اسے متروک بتایا ہے اور ازدیؒ کا قول ہے کہ کذاب ہے"۔ عمر بن صبح کے تفصیلی ترجمہ کیلئے کشف الحثیث للحلبیؒ، الکامل فی الضعفاء لابن عدیؒ، تقریب التہذیب لابن حجرؒ، کتاب المجروحین لابن حبانؒ، میزان الاعتدال للذہبیؒ، تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ لابن عراقؒ، سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للألبانی اور سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ للألبانی وغیرہ[۴۸] ملاحظہ فرمائیں۔

(و) یہ حدیث عن یوسف بن عطیۃ الصفار عن ثابت عن انسؓ کے طریق سے مسنداً بھی مروی ہے جس کا تذکرہ علامہ حافظ ابن تیمیہؒ نے احادیث القصاصؒ میں، علامہ زرکشیؒ نے "اللآلی المنثورۃ" میں، ملا علی قاریؒ نے علامہ زرکشیؒ کے حوالہ سے "الأسرار المرفوعۃ" میں اور علامہ اسماعیل عجلونیؒ نے کشف الخفاء میں کیا ہے۔

اس چھٹے طریق میں ایک راوی یوسف بن عطیہ الصفار ابو سہیل البصری ہے جو انتہائی ضعیف اور ناقابلِ احتجاج ہے۔ امام نسائیؒ فرماتے ہیں کہ "متروک الحدیث ہے"۔ علامہ ہیثمیؒ نے ایک مقام پر اسے "متروک" دوسرے مقام پر "ضعیف" اور ایک اور جگہ "ضعیف جداً" بتایا ہے۔ علامہ برہان الدین حلبیؒ کہتے ہیں کہ "اس کے ضعف پر اجماع ہے۔ فلاسؒ کا قول ہے کہ میرے علم میں نہیں ہے کہ وہ کذب بیانی کرتا ہو لیکن اس میں وہم پایا جاتا ہے"۔ علامہ ذہبیؒ بیان کرتے ہیں: "یحییٰؒ کا قول ہے کہ وہ کچھ بھی نہیں ہے۔ ابن عدیؒ فرماتے ہیں کہ اس کی احادیث عموماً غیر محفوظ ہوتی ہیں"۔ امام ذہبیؒ نے اس کی مناکیر میں سے تین احادیث

۴۸؎ کشف الحثیث للحلبی ص ۳۱۷، الکامل فی الضعفاء لابن عدی ج ۲ ص ۲۰۳، تقریب التہذیب لابن حجر ج ۲ ص ۵۹، کتاب المجروحین لابن حبان ج ۲ ص ۸۸، میزان الاعتدال للذہبی ج ۳ ص ۲۰۶-۲۰۷، تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ لابن عراق ج ۱ ص ۹۱، سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للألبانی ج ۲ ص ۳۷۷

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

کا ذکر کیا ہے۔ عقیلیؒ فرماتے ہیں: "امام بخاریؒ نے اسے منکر الحدیث بتایا ہے۔ یحییٰؒ نے اس کی ایک حدیث کا ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ اس حدیث کی اسناد ثابت نہیں ہیں"۔ امام ابن حجر عسقلانیؒ نے بھی اسے "متروک" قرار دیا ہے۔ ابن حبانؒ فرماتے ہیں: "یہ وہ شخص ہے جو اسانید از خود بنا لیتا اور متونِ موضوعہ کو اسانید صحیحہ کے ساتھ گھڑ کر بیان کرتا ہے۔ اس کے ساتھ کسی طور پر بھی احتجاج جائز نہیں ہے"۔ علامہ ابنِ تیمیہؒ، علامہ زرکشیؒ اور علامہ اسماعیل عجلونیؒ وغیرہ نے بھی ابنِ عطیہ کی تضعیف کی ہے۔ ابنِ عطیہ کے تفصیلی ترجمہ کے لیے "الضعفاء والمتروکون" للنسائیؒ، "تاریخ یحییٰ بن معینؒ"، "سؤالات محمد بن عثمانؒ"، "التاریخ الکبیر" للبخاریؒ، "التاریخ الصغیر للبخاریؒ"، "المعرفۃ والتاریخ للبسویؒ"، "الجرح والتعدیل" لابنِ ابی حاتمؒ، "الکامل فی الضعفاء لابن عدیؒ"، "الضعفاء والمتروکون للدارقطنیؒ"، "تهذیب التهذیب" لابن حجرؒ، "تقریب التهذیب" لابن حجرؒ، "مجموع الضعفاء والمتروکین" للسیروان"، "مجمع الزوائد" للهیثمیؒ، "تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ لابن عراقؒ"، "فهارس مجمع الزوائد" للزغلول"، "کشف الحثیث للحلبیؒ"، "تاریخ روایۃ الدوریؒ"، "الضعفاء الکبیر" للعقیلیؒ"، "کتاب المجروحین لابن حبان"، "میزان الاعتدال" للذہبیؒ"، "احادیث القصاص" لابن تیمیہؒ"، "اللآلی المنثورۃ" للزرکشیؒ"، "کشف الخفاء للعجلونیؒ"، "سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للألبانی اور سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ للألبانی وغیرہ کی طرف رجوع فرمائیں[۹۶]۔

اب زیرِ مطالعہ حدیث کے ان جملہ طرق پر بحث کرنے کے بعد چند مشہور ائمہ حدیث کے فیصلے بھی پیشِ خدمت ہیں۔

علامہ ابنِ جوزیؒ نے اپنی کتاب "الموضوعات" کے باب "مَنْ أَخْلَصَ أَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا" میں حضرات ابو ایوب انصاریؓ، ابو موسیٰ

۹۶ "الضعفاء والمتروکون" للنسائی ترجمہ ۲۱۵، تاریخ یحییٰ بن معین ج ۲ ص ۲۰۹-۵۴، سؤالات محمد بن عثمان ۲۳، "التاریخ الکبیر" للبخاری ج ۸ ص ۳۰۹، "التاریخ الصغیر للبخاری ج ۲ ص ۲۲۳، المعرفۃ والتاریخ للبسوی ج ۳ ص ۶۰، الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم ج ۴ ص ۲۲۶، "الکامل فی الضعفاء" (باقی اگلے صفحہ پر)

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

اشعریؒ اور ابن عباسؓ کی تینوں مرفوع روایات نقل کرنے کے بعد فرمایا ہے:
یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرنا صحیح نہیں ہے" یعنی امام ابن الجوزیؒ کے نزدیک یہ حدیث "موضوع" ہے۔ علامہ سمہودیؒ، حوت بیروتیؒ اور علامہ صنعانیؒ نے بھی امام ابن الجوزیؒ کی رائے سے اتفاق کیا اور توقیر فرمائی ہے۔ لیکن علامہ صنعانیؒ کی بیان کردہ روایت کے الفاظ اس طرح ہیں: "مَن أَخلَصَ لِلّٰهِ أَربَعِينَ صَبَاحًا نَوَّرَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ قَلبَهُ وَ أَجرَىٰ يَنَابِيعَ الحِكمَةِ مِن قَلبِهِ عَلَىٰ لِسَانِهِ" یہ روایت علامہ صنعانیؒ کے نزدیک "موضوع" ہے۔ علامہ ابن تیمیہؒ، علامہ زرکشیؒ، ملا علی القاریؒ، علامہ شیبانیؒ، علامہ شوکانیؒ، علامہ عجلونیؒ، علامہ عراقی، علامہ ابن عراق الکنانیؒ، علامہ سخاویؒ اور علامہ محمد ناصر الدین الالبانی حفظہ اللہ وغیرہ نے اسے "موضوع" کے بجائے "ضعیف" قرار دیا ہے۔ علامہ ذہبیؒ اسے "باطل" قرار دیتے ہیں۔ علامہ سیوطی نے اس کے کچھ طرق کی تضعیف کی ہے اور کچھ کو اپنے موقف کی دلیل اور اثبات کے طور پر پیش کیا ہے۔
علامہ ابن عراق الکنانیؒ جامع رزین العبدری میں ابن عباسؓ سے مروی روایت کے متعلق حافظ

بقیہ حاشیہ: لابن عدی ج ۷ ص ۲۶۱، "الضعفاء والمتروکون" للدارقطنی ترجمہ ۶۰۱، تہذیب التہذیب لابن حجر ج ۱۱ ص ۴۱۹، "تقریب التہذیب" لابن حجر ج ۲ ص ۳۸۱، "مجموع الضعفاء والمتروکین" للسیروان ص ۲۳۷-۳۹۱، مجمع الزوائد للہیثمی ج ۳ ص ۱۳۵، ج ۷ ص ۲، ج ۱۰ ص ۲۷۰، "کشف الحثیث" للحلبی ص ۲۶۸، "تاریخ روایۃ الدوری ۳۲۴۲"، "الضعفاء الکبیر" للعقیلی ج ۲ ص ۲۵۵، کتاب المجروحین لابن حبان ج ۳ ص ۱۳۴، "میزان الاعتدال" للذہبی ج ۴ ص ۳۱۶-۳۱۷، فہارس مجمع الزوائد للزغلول ج ۳ ص ۴۳، "تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ" لابن عراق ج ۱ ص ۱۳۱، "احادیث القصاص" لابن تیمیہ ص ۳۰۷، "اللآلی المنثورۃ" للزرکشی ص ۱۳۷، "کشف الخفاء" للعجلونی ج ۲ ص ۲۹۲-۲۹۳، "سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ" للالبانی ج ۱ ص ۲۵۵، ج ۲ ص ۱۴، ج ۳ ص ۲۱۸، سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی جلد ۱ ص ۸۵، جلد ۲ ص ۴۲۶۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

منذری کا قول نقل فرماتے ہیں: "میں اس کی کسی صحیح اور حسن اسناد سے واقف نہیں ہوں مگر اس کا ذکر ضعفاء کی کتب مثلاً الکامل لابن عدیؒ وغیرہ میں ملتا ہے۔" ملا علی قاریؒ اس کے مرسل طریق کے متعلق فرماتے ہیں: "حدیث مرسل بھی عند الجمہور حجت ہے۔" حالانکہ آں مرحوم کا یہ دعویٰ انتہائی قابلِ گرفت ہے۔ جو لوگ "مصطلح الحدیث" سے بخوبی واقف ہیں ان پر یہ حقیقت پوشیدہ نہیں ہے کہ جمہور علمائے حدیث کے نزدیک حدیث مرسل کا شمار بھی ضعیف حدیث کی قسم میں ہی ہوتا ہے۔ چنانچہ علامہ محمد ناصر الدین الالبانی اور شیخ عز الدین بلیق وغیرہ نے اپنی تصانیف میں اس امر کی صراحت فرمائی ہے اور ظاہر ہے کہ ضعیف احادیث حجت نہیں ہوا کرتیں۔

مختصر یہ کہ مروج "چلّہ کشی" کا جواز کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔ نیز اس سے مزعومہ فضیلت و مقاصد کا حصول بالکل بے بنیاد اور لغویات ہے۔ چنانچہ علامہ ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں:

"صوفیاء اور زاہدین کی ایک جماعت اس حدیث پر عمل کرتی ہے حالانکہ سرے سے یہ بات ثابت ہی نہیں ہے یہ لوگ آبادیوں سے کٹ کر ویران، خلوت کے مسکن اور خانقاہوں میں چالیس دن تک رہتے ہیں اور روٹی کھانے سے پرہیز کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض صرف پھلوں پر ہی گزر کرتے ہیں یا ایسی اشیاء کھاتے ہیں جو روٹی کی بہ نسبت کم طاقت ور اور بدن کو ضعف پہنچانے والی ہوں۔ پھر چالیس دن پورے کرنے کے بعد اپنی خانقاہوں سے باہر نکل کر ہذیان کی باتیں کرنا شروع کر دیتے ہیں اور یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ تمام لغویات اصلاً حکمت کی باتیں ہیں۔ اگر یہ حدیث صحیح ہوتی تو بھی اخلاص کا تعلق

سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة للألباني جلد ۱ ص ۱۵، منهاج الصالحين من الأحاديث وسنة خاتم الأنبياء والمرسلين للشيخ عز الدين بليق ص ۴۹، طبع دار الفتح بيروت ۱۹۸۲ء۔

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

قصدِ قلب سے ہوتا نہ کہ جسمانی فعل سے اشیاء[1]

عصرِ موجودہ میں "چلّہ کشی" کی یہ وبا صرف خانقاہوں اور ویران مقامات تک ہی محدود نہیں رہی ہے بلکہ برصغیر کی ایک غیر منظم لیکن فعال بڑی دینی جماعت (تبلیغی جماعت) کے طریقۂ تبلیغ کا ایک لازمی جزو بن چکی ہے۔ چنانچہ زیرِ مطالعہ حدیث پر عمل کرتے ہوئے۔ اس جماعت کے وابستگان دین کی تبلیغ و اشاعت کی غرض سے انتہائی خلوص اور دینی جذبہ سے سرشار ہو کر چالیس دن کے لیے اللہ کی راہ میں اپنے گھروں سے نکل پڑتے ہیں اور دور دراز مقامات کے سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے کوچہ کوچہ پھر کر بندگانِ خدا کو نماز و روزہ وغیرہ کی تلقین کرتے ہیں۔ جو شخص جتنی بار ان چلّوں میں شرکت کرتا ہے اتنا ہی زیادہ اُسے باسعادت اور خوش نصیب تصور کیا جاتا ہے۔ بعض لوگ ان تبلیغی چلّوں میں شرکت کو اس درجہ اہمیت دیتے ہیں کہ حقوق العباد، عائلی ذمہ داریوں، معاشی اور معاشرتی تقاضوں سے راہِ فرار اختیار کرتے ہوئے سب کچھ محض دو جملے "توکل علی اللہ" اور "فی امان اللہ" کہہ کر اپنے گھروں سے نکل پڑتے ہیں۔ ایک بار گھر سے نکلنے کے بعد پے در پے کئی کئی چلّے کرتے چلے جاتے ہیں اور دور دراز شہروں (کبھی کبھی سمندر پار کبھی کئی برّاعظموں) کے سیر سپاٹے سے فارغ ہو کر سالہا سال بعد گھر لوٹتے ہیں، جو اس تبلیغی چلّہ کی انتہائی کریہہ، مذموم اور قابلِ نفرت صورت ہے۔

"چلّہ کشی" کے غیر مشروع ہونے پر جو بحث اوپر پیش کی جا چکی ہے اس کے بعد اب مزید کسی وضاحت و تفصیل کی نہ حاجت باقی ہے اور نہ گنجائش لہٰذا ہم علامہ اقبال مرحوم کے ایک شعر کے ساتھ ہی زیرِ نظر مضمون کو ختم کرتے ہیں۔

یہ معاملے ہیں نازک جو تری رضا ہو تو کر
کہ مجھے تو خوش نہ آیا یہ طریقِ خانقاہی[2]

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

---

[1] الموضوعات لابن الجوزی ج ۳ ص ۱۴۵

[2] "بالِ جبریل" مصنفہ علامہ اقبال ص ۲۸

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ